محمد الیاس

قافلۂ حریت کا سپہ سالار......... شاہ اسماعیل شہیدؒ

اس ملک کی آزادی کیلئے جو عظیم قربانیاں مسلمانوں نے پیش کی ہیں، کوئی دوسری قوم اس کی مثال دینے سے قاصر ہے مسلمانوں کی قربانیوں کے مقابلے پر غیر مسلم اقوام کی قربانیاں ہیچ ہیں۔ لیکن افسوس ان مجاہدین اسلام کو یکسر فراموش کر کے ان کے مقابلے میں ایسے لوگوں کو پیش کیا جاتا ہے جن کا تحریک آزادی میں کوئی مثالی کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاریخ کے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی کسی اور نے نہیں بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں اور اپنے ہم وطن عزیزوں ہی کا ''کارنامہ'' ہے ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

صرف اس لیے کہ حقیقت میں سچی قربانیاں دینے والے حیاتِ جاوداں پا گئے ان عظیم لوگوں نے اپنا سب کچھ صرف اس لیے قربان کیا کہ اس دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو نہ کہ اسلام کی حیثیت مسافر کی سی ہو اس کے سوا ان کے سامنے کوئی اور مقصد و مدعا نہ تھا۔

شہداءِ بالاکوٹ کا نام آتے ہی ہمارے سامنے ایک روشن اور درخشندہ تاریخ آ جاتی ہے کہ مجاہد کبیر حضرت سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ اپنے ہزاروں ساتھیوں کے ہمراہ کس طرح جامِ شہادت نوش کر گئے۔ ہماری تاریخ میں حضرت شاہ ولی اللہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، ان جیسی نابغہ روزگار قد آور علمی شخصیت برصغیر میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔

دین اسلام کی جتنی خدمت اس مردِ حریت نے کی، تاریخ میں ان کے ہم پایہ کوئی اور شخصیت نظر نہیں آتی۔ یہ حضرت شاہ ولی اللہ ہی کا کارنامہ ہے کہ آپ نے قرآن مجید کا دنیا میں پہلی مرتبہ فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ شاہ ولی اللہؒ نے مدینہ منورہ سے دورہ حدیث مکمل کر کے ہندوستان میں حدیث پڑھانا شروع کر دی تاریخ ہند میں آپ سے پہلے کسی نے حدیث شریف درساً نہیں پڑھائی تھی ہندوستان میں درساً درساً حدیث پڑھانے کے بانی شاہ ولی اللہؒ ہی ہیں آپ کے چار بیٹے تھے جن کے اسماء گرامی شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، اور شاہ عبدالغنیؒ ہیں شاہ اسماعیل شہیدؒ کے والدِ ماجد کا نام شاہ عبدالغنیؒ ہے حضرت شاہ ولی اللہ کے بڑے فرزند ارجمند شاہ عبدالعزیزؒ نے قرآن کریم کی تفسیر فارسی میں لکھی۔ شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے قرآن حکیم کا ترجمہ فارسی سے اردو زبان میں کر کے پوری دنیا پر اپنے علمی خاندان کی دھاک بٹھا دی

اسی عظیم انسان کے پوتے کا نام حضرت شاہ اسماعیل دہلوی شہیدؒ ہے جس نے اپنے مرشد و مربی حضرت سید احمد شہید کے رفیقِ فکر بن کر ہندوستان سے شرک و بدعات کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنی نازو نعم میں پلی قیمتی جان جہاد فی سبیل اللہ میں قربان کر دی شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ولادت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت میں آپ کی پیدائش ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۷۷۹ء کو اپنے ننھیال ''پھلت''، ضلع مظفر نگر دہلی (انڈیا) میں ہوئی والد ماجد کا نام شاہ عبدالغنی اور والدہ محترمہ کا نام فاطمہ تھا آپ کی والدہ مولوی علاء الدین پھلتی کی صاحبزادی تھیں شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے والد ماجد سے کیا جو ۱۶، رجب ۱۲۰۳ھ/ ۲، اپریل ۱۷۸۹ء کو وفات پا گئے اس وقت شاہ صاحب کی عمر صرف ۱۰ برس تھی آپ کے عمِ مکرم شاہ عبدالقادرؒ نے آپ کی تربیت کی شاہ عبدالقادرؒ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام زینب تھا۔ اس کا نکاح شاہ رفیع الدین کے فرزند

عبدالرحمٰن عرف مصطفےٰ سے ہوا تھا ان کی بھی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام کلثوم تھا شاہ اسماعیل کا نکاح انہی سے ہوا اس طرح شاہ عبدالقادرؒ کو شاہ اسماعیلؒ سے کئی نسبتیں پیدا ہو گئیں پہلی نسبت یہ تھی کہ شاہ عبدالقادرؒ، شاہ اسماعیلؒ کے حقیقی عمِ محترم دوسری نسبت کہ شاہ اسماعیلؒ کو اپنا بیٹا بنالیا تیسری نسبت یہ ہوئی کہ اپنی نواسی کا نکاح شاہ اسماعیلؒ سے کر دیا شاہ عبدالقادرؒ نے اپنی زندگی میں اپنی پوری جائیداد حصص شریعۃ کے مطابق اپنی صاحبزادی اور بھائیوں کے نام کر دی تھی اور ان کی اجازت سے ایک حصہ شاہ اسماعیل کو دے دیا تھا۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ نے سید احمد شہید کی زیر قیادت ایک جیشِ حریت ترتیب دیا تاکہ ہندوستان میں موجود غیر اسلامی رسوم ورواج کا سدِ باب کیا جا سکے۔ اس وقت ہندوستان میں راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت تھی جس نے مسلمانوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھی تھی، قتل وغارت گری بامِ عروج تک پہنچ چکی تھی مساجد کی بے حرمتی روز کا معمول بن چکا تھا لاہور کی بادشاہی مسجد کو گھوڑوں کا اصطبل بنا کر راجہ رنجیت سنگھ نے اپنی تباہی کا پرخار راستہ خود متعین کر دیا جب امیر المؤمنین سید احمد بریلی شہیدؒ کو ان سنگین حالات واقعات کا علم ہوا تو آپ نے اعلان جہاد کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں پر افسردگی و بے چارگی طاری تھی۔ ان کے درمیان حکمرانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہنگامہ مسابقت بپا تھا یہاں تک کہ جہاد کی عزت وحرمت کے اندازہ شناس بھی بہت کم تھے اکثریت اس کے نام ہی سے ہراساں و گریزاں تھی سید صاحب کے اعلانِ جہاد کا مقصد و مدعا حصول آزادی اور غیر اسلامی وغیر اخلاقی رسومات کا خاتمہ تھا آپ درس کیلئے کسی مادی معاوضے یا دینوی منفعت کے کبھی طلبگار نہ ہوئے جب مجاہدین کی یہ جاں نثار و جانباز جماعت فتوحات حاصل کرتی چلی گئی تو راجہ رنجیت سنگھ نے بذریعہ قاصد سید صاحب کو کہلا بھیجا کہ ''سید احمد مزید پیش قدمی نہ کرو آدھی سلطنت لے لو لیکن آگے نہ بڑھو'' سید احمد شہیدؒ نے شیر کی طرح للکارتے ہوئے دلیرانہ جواب دیا کہ ''راجہ رنجیت سنگھ میں گورنری کیلئے یہاں تک نہیں آیا بلکہ میں قوم کو تیرے جور و ستم سے نجات دلانے کیلئے آیا ہوں''۔

جذبۂ شہادت سے سرشار یہ جماعتِ مجاہدین اپریل ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ پہنچی جہاں راجہ رنجیت سنگھ کی فوجوں سے سامنا ہو گیا معرکۂ حق و باطل برپا تھا مجاہدین دیوانہ وار سکھوں سے نبرد آزما تھے راجہ رنجیت سنگھ کی فوجوں نے شب خون مارا ۲ مئی ۱۸۳۱ء کو امیر المؤمنین سید احمد کو سجدہ کی حالت میں شہید کر کے ان کی گردن کاٹ دی گئی بعد ازاں دست بدست لڑائی شروع ہو گئی شاہ اسماعیلؒ شمشیر بکف چار دن تک سکھوں کا مقابلہ کرتے اور دشمن فوجوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے عین لڑائی میں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کر دی شاہ اسماعیلؒ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک تیری گردن نہ کاٹ دوں وہ آدمی خوف زدہ ہو گیا کتب ثقہ کی روایت ہے کہ جب اللہ کا کوئی برگزیدہ بندہ قسم کھا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب اس گستاخ رسول ﷺ کے تعاقب میں تھے کہ عقب سے ایک دشمن فوجی نے تلوار کا زبردست وار کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا حضرت شاہ صاحب نے گہرے زخم کی پرواہ کیے بغیر برق رفتاری سے آگے بڑھ کر اپنی تلوار پوری قوت سے شاتم رسول ﷺ کے سینے میں اتار دی وہ چکرا کر گرا اور جہنم واصل ہو گیا پھر آپ بھی اس دشمن رسول ﷺ کے اوپر گرے اور شہید ہو گئے یہ ۶ مئی ۱۸۳۱ء کا دن تھا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تصانیف

شاہ اسماعیل شہیدؒ صرف مجاہد ہی نہیں کئی کتابوں کے مایہ ناز مصنف اور بہت بڑے عالم دین بھی تھے۔شاہ صاحب نے مختلف موضوعات پر جوگرانقدر کتابیں لکھ کر عالمِ اسلام میں اپنالوہا منوایا۔

ان کی فہرست درج ذیل ہے

۱۔''ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح'' (اہل علم کا بیان ہے کہ حقیقت بدعت میں ایسی کتاب آج تک کسی زبان میں نہیں لکھی گئی) ۲۔منصبِ امامت ۳۔عبقات ۴۔تقویت الایمان ۵۔تنوالعنین فی اثبات رفع الیدین ۶۔اصولِ فقہ ۷۔منطق میں ایک رسالہ ۸۔ صراطِ مستقیم کا پہلا حصہ

الغرض شاہ اسماعیل شہیدؒ نے دعوتِ اصلاح و جہاد کا علم بلند کیا تو ملک کی عام کیفیت بعد کے دور سے یقیناً مختلف تھی۔تا ہم ان کی بے سروسامانی ہماری بے سروسامانی سے متفاوت نہ تھی آپ اللہ کا نام لیکر اٹھے اور عزیمت و استقامت کے اعجاز سے وہ تحریک پیدا کی۔جس کی شعلہ فشانی نے پچیس سال تک سکھوں اور ایک سو سال تک برطانیہ جیسی قوتِ قاہرہ کو مسلسل آتش زیر پا رکھا یہ مقدس بزرگ پاک و ہند کے ایک دور افتادہ گوشے میں اپنے خونِ حیات سے مراد کے نقوش ابھارتے اور روشن مستقبل کے خط وخال سنوارتے رہے آج کون اندازہ کر سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیسے کیسے ولولے اور جذبے موجزن تھے دماغوں میں کیسے کیسے انتظامی نقشے بسے ہوئے تھے۔جن کی حیاتِ مستعار کا ایک ایک لمحہ ادائے فرض اور رضائے حق کیلئے وقف رہا، وہ لوگ ان کی عظمت کا اندازہ کبھی نہیں کر سکتے، جو تسلیم و رضاء کے صحیح مفہوم سے بھی یکسر ناآشنا ہیں۔

مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے جب بالاکوٹ میں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے مزاروں پر حاضری دی تو یہ شعر بے اختیار ان کا ورد زبان ہوگیا

ہم گناہ گاروں پہ بالا کوٹ کا یہ قرض ہے
شرک کی بنیاد ڈھا دینا ہمارا فرض ہے

ہمارا فرض ہے کہ جو مشن، موقف اور نظریہ لے کر شاہ اسماعیل شہیدؒ دہلی کے محل سراؤں سے نکلے اور بالاکوٹ کے ہاڑوں پر اپنی جان قربان کر دی۔اسی مشن اور نظریے کی تکمیل کیلئے کفر کے خلاف برسرِ پیکار ہوجائیں پاکستان کے سکولوں، کالجوں ریونیورسٹیوں میں شاہ صاحب کی کتاب ''تقویت الایمان'' کو بطور نصاب رائج کیا جائے ان کی تعلیمات کو فروزاں کیا جائے اور ں دور کے رنجیت سنگھ نظریاتی وفکری اولاد سے سرزمینِ وطن کو پاک کیا جائے تا کہ صحیح معنوں میں اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں آسکے۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے لب بام رکھ دیا